© rasailojaraid.com

غیر اسلامی ممالک کے سفر اور ملازمت کا شرعی حکم

غیر اسلامی ممالک میں تعلیم کی نوعیت اور شراب خانوں، جواخانوں میں ملازمت کا حکم

دوسری قسط

از: (مولانا) مفتی نعمت اللہ حقانی
استاد شعبہ تخصص فی الفقہ والافتاء
جامعہ المرکز الاسلامی بنوں

نمبر شمار		ذیلی عنوانات
۱	:	مسلمان طلبہ کے غیر مسلم ممالک میں تعلیم کس نوعیت کی ہو؟
۲	:	مجبوراً معاشی اور تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لے غیر شرعی ملازمت اختیار کرنا۔
۳	:	غیر مسلم ممالک میں شراب بنا کر بیچنے کا پیشہ اختیار کرنا۔
۴	:	شراب خانہ کے واچ مین کی کمائی اور اسکے ساتھ رشتہ داروں کے تعلقات کا حکم
۵	:	غیر مسلم ممالک میں اولاد کی تربیت کا مسئلہ
٦	:	وہ عوامل جو اولاد کے تربیت، عقیدہ اور اخلاق میں انحراف کا ذریعہ ہیں۔

ا۔ مسلمان طلبہ کے غیر مسلم ممالک میں تعلیم کس نوعیت کی ہو؟:۔

چنانچہ اس سلسلے میں مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار رقم فرماتے ہیں غیر مسلموں کے جو طور، طریقے اور عادات واطوار ہم لیتے ہیں یا چھوڑتے ہیں اس میں آپ کو دو باتوں میں فرق کرنا چاہئے پہلی بات جواز: اور یہ ہے مفید علم کا حاصل کرنا۔ اور نفع بخش جدید ترقی سے فائدہ اٹھانا جیسے کہ علم طب، کیمیا، انجینئر نگ، فیزیا اور جنگی وسائل اور مادہ سے متعلق حقائق، اور ایٹم اور ذرہ سے متعلق اسرار ورموز اور اس کے علاوہ ترقی یافتہ دور کی دوسری چیزیں اور نافع علوم، اس لئے کہ یہ سب نبی کریم ﷺ کے اس فرمان مبارک کے ذیل میں داخل ہیں جسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے "طلب العلم فریضة علی کل مسلم" "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اسی طرح یہ تمام اشیاء نبی کریم ﷺ کے اس فرمان مبارک کے مضمون میں داخل ہیں جسے امام ترمذی اور عسکری اور قضاعی نے نقل کیا ہے کہ "الحکمة ضالة کل حکیم فاذا وجدها فهو احق بها" حکمت ودانائی کی باتیں ہر حکیم کی گم کردہ چیز ہے۔ چنانچہ جب وہ اسے پالے تو وہی اس کا زیادہ مستحق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان مبارک کے عموم میں یہ اشیاء داخل ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(واعدوالهم مااستطعتم من قوة) (الانفال۔٦٠)

اور تیار کرو ان کی لڑائی کے واسطے جو کچھ قوت سے جمع کر سکو۔ دوسری بات: حرمت: اور یہ حکم ان کے طور وطریقوں اور نقش قدم پر چلنے کے بارے میں ہے چنانچہ ان کے اخلاق وعادات اور رسم ورواج اور دیگر تمام وہ مظاہر جو ہمارے دین سے جدا ہیں اور وہ شکلیں اور کیفیتیں جو ہماری امت وقوم کی خصوصیات اور اخلاق کے منافی ہیں۔ اس لئے کہ ان چیزوں سے ذات گم اور ختم اور شخصیت فناء ہو جاتی ہے اور روح وارادہ شکست کھا جاتا ہے اور اخلاق وشرافت کا جنازہ نکل جاتا ہے (اسلام اور تربیت اولاد ا/۱۹۹، ۲۰۰)

ملازمت:۔ اکثر اوقات ملازمت کے متلاشی حضرات کو ملازمت شراب خانوں، جوا خانوں یا ایسے ہوٹلوں میں مل جاتی ہے جہاں پر انہیں شراب بیچنا اور خنزیر وغیرہ کا گوشت فروخت کرنا پڑتا ہے اس عنوان کے تحت دو اہم پہلو زیر بحث ہے

۲۔ مجبوراً معاشی اور تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لئے اس قسم کا ملازمت اختیار کرنا۔

مثلاً: وہ مسلمان طلبہ جو حصول تعلیم کے لئے غیر مسلم ممالک کا سفر کر کے وہاں تعلیم حاصل کرتے ہیں ان کے معاشی اخراجات اور تعلیمی اخراجات کے لئے وہ رقوم ناکافی ہوتی ہیں۔ جو ان کے والدین وغیرہ کی طرف سے ان کو بھیجی جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ طلبہ مجبوراً معاشی اور تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لئے حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ وہاں ملازمت بھی اختیار کر لیتے ہیں اور بعض اوقات ان طلبہ کو وہاں پر ایسے ہوٹلوں میں ملازمت ملتی ہے جن میں شراب اور خنزیر کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔

۳۔ بعض مسلمان غیر مسلم ممالک میں شراب بنا کر بیچنے کا پیشہ اختیار کرتے ہیں:۔

تو اب اس صورت میں شراب بنانے کا پیشہ اختیار کرنے کا شرعی حیثیت کیا ہوگی اب یہاں اس مسئلے کا دونوں پہلوں کا شرعی حکم واضح کرنے کی ضرورت ہے سب سے پہلے مسئلہ مجوشہ کے پہلے صورت میں تفصیل یہ ہے کہ ایک مسلمان کے لئے غیر مسلم کے ہوٹل میں ملازمت اختیار کرنا فی نفسہ جائز ہے بشرطیکہ وہ مسلمان شراب پلانے یا خنزیر یا دوسرے محرمات کو غیر مسلموں کے سامنے پیش کرنے کا عمل نہ کرے اس لئے کہ شراب پلانا یا اس کو دوسروں کے سامنے پیش کرنا حرام ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لعن اللہ الخمر وشاربها وساقيها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة اليه“

اللہ جل شانہ نے شراب پر اس کے پینے والے اس کے پلانے والے، اس کے بیچنے والے، اس کے خریدنے والے اس کو نچوڑنے والے اور جس کو وہ نچوڑی جائے اور اسکے اٹھانے والے جس کی طرف اٹھا کر نچوڑنے والے، ان سب پر لعنت فرمائی ہے۔

”ابوداؤد کتاب الأشربه، باب العنب يعصر للخمر (حديث نمبر ٣٦٧٤۔ص٣٤٦۔ج٣)

ترمذی شریف میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے

لعن رسول الله ﷺ في الخمر عشرة: عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة اليه وساقيها وبائعها وآكل ثمنها

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والمشتری لها والمشتراۃ له ۔ حضور اقدس ﷺ نے شراب سے متعلق دس اشخاص پر لعنت فرمائی ہے، شراب نچوڑنے والا، جس کے لئے نچوڑی جاتے، اس کو پینے والا، اٹھانے والا، جس کے لئے اٹھائی جائے پلانے والا، بیچنے والا، شراب بیچ کر اس کی قیمت کھانے والا، خریدنے والا، جس کے لئے خریدی جائے۔ (ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی بیع الخمر، ص ۳۸۰، ج ۲)

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث روایت کی ہے قالت لما نزلت الآیات من آخر سورۃ البقرہ خرج رسول ﷺ فأقرأهن على الناس ثم نهىٰ عن التجارة فیهاای الخمر ،فرماتی ہیں کہ جب سورۃ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو حضور اقدس ﷺ گھر سے باہر تشریف لے گئے اور وہ ایات لوگوں کو پڑھ کر سنائیں، اور پھر آپ ﷺ نے شراب کی تجارت اور خرید و فروخت کی ممانعت فرمادی (بخاری شریف کتاب البیوع، کتاب المساجد و کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ البقرہ)

امام احمدؒ نے اپنے سند میں یہ روایت نقل کی ہے کہ عن عبدالرحمٰن بن وعلۃ :قال سألت ابن عباس فقلت ان بأرض لنا بها الكروم وان اكثر غلاتها الخمرة فذكر ابن عباس ان رجلاً اهدیٰ اِلیٰ النبی ﷺ راوية خمر فقال له رسول الله ﷺ :ان الذی حرم شربها حرم بیعها ۔ عبدالرحمٰن بن وعلہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا کہ ہم ایسے علاقے میں رہتے ہیں، جہاں ہمارے انگور کا باغات ہیں۔ اور ہماری آمدنی کا بڑا ذریعہ شراب ہی ہے اس کے جواب میں حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شراب کی ایک مشک بطور ہدیہ پیش کی حضور اقدس ﷺ نے اس شخص سے فرمایا۔ جس ذات نے اس کے پینے کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کی خرید و فروخت کو بھی حرام قرار دیا ہے (مسند احمد۔ ج ۱۱ ص ۲۴۴)

مندرجہ بالا احادیث سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ شراب کی تجارت بھی حرام ہے اور اجرت پر اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر لے جانا یا پلانا سب حرام ہے اور حضرت ابن عباسؓ کے فتویٰ سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ اگر کسی علاقے میں شراب بنانے اور اس کی خرید و فروخت کا عام رواج ہو۔ وہاں بھی کسی مسلمان کے لئے حصول معاش کے طور پر شراب کا پیشہ اختیار کرنا حلال نہیں۔

(فقہی مقالات ج ۱، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳)

نوٹ:۔ مسئلہ مجوزہ سے ملا جلا مضمون کے حوالہ سے فتاویٰ رحیمیہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائے

۴۔ شراب خانہ کے واچ مین کی کمائی اور اس کے ساتھ رشتہ داروں کو کیا سلوک اختیار کرنا چاہئے؟

فتاویٰ رحیمیہ میں ایک سوال کے جواب میں مسئلہ مذکورہ کے متعلق یوں تفصیل تحریر کیا گیا ہے۔ سوال۔ ایک آدمی شراب خانے کا واچ مین ہے اب سوال یہ ہے کہ اس کی آمدنی حلال ہوگی یا حرام اگر حرام ہو تو ہم اقارب کے لئے اس کے مدعو کرنے پر کیا صورت اختیار کی جائے ، نیز اس سے تعلقات اور رشتہ داری کس طرح برقرار رکھی جائے؟

الجواب وباللہ التوفیق۔

جس کی آمدنی خالص حرام کی ہو اور تنخواہ بھی اس حرام آمدنی سے دیتا ہو تو ایسے شخص کے یہاں ملازمت کرنا جائز نہیں اور جو تنخواہ ملے وہ بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حلال نہیں، لھذا جس شخص کا شراب خانہ ہے، اگر اس کی آمدنی کا ذریعہ صرف یہی شراب خانہ ہے اور اسی آمدنی سے وہ تنخواہ دیتا ہے تو یہ ملازمت بھی ناجائز ہے اور جو آمدنی ہوگی وہ بھی حلال نہ ہوگی نیز اس میں تعاون علی المعصیۃ بھی ہے۔ اور قرآن میں ہے۔ ولا تعاونو اعلی الاثم والعدوان ۔گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون مت کرو۔ (قرآن مجید) اس لئے یہ ملازمت قابل ترک ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۳۳۲)

امداد الفتاویٰ میں اسی طرح کا ایک سوال وجواب ہے ملاحظہ فرمائیں۔ سوال: (۳۰۹) کیا فرمائے ہیں علماء کرام، مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے ایک کسبی یا سود خور، یا مے فروش کی نوکری کی اور تینوں کی آمدنی محض حرام ہے تو اب اس کو اس مال حرام سے جو تنخواہ ملی حلال ہے یا نہیں؟ یا کسی شخص نے اپنے گیہوں یا کوئی اور چیز کسی مے فروش کے ہاتھ فروخت کی اور اس نے اس آمدنی ناجائز سے قیمت دی تو اب اس کو وہ حلال ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ کی تشریح فرمائیں۔

الجواب:۔ جن کی آمدنی بالکل حرام خالص جیسے کسبی یا مے فروش یا سود خور وغیرہم ان کی نوکری کرنا ناجائز ہے اور جو تنخواہ اس میں سے ملتی ہو وہ حلال نہیں اور اسی طرح اپنی چیز اسکے ہاتھ فروخت کر کے اسی مال حرام میں سے قیمت لینا بھی حلال نہیں۔ قال اللّٰہ تعالیٰ: ولا تتبد لو ا الخبیث بالطیب ۔ اپنی پاکیزہ مزدوری یا پاکیزہ چیز کو اس ناپاک مال سے بدلنا ناجائز ٹھہرا: وقال رسو ل اللہ ﷺ لایحل ثمن الکلب ولاحلوان الکاھن ولا مھر البغی (ص ۱۳۶) وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللّٰہ حرم الخمر وثمنھا (ص ۱۳۷) وعن ابن عباسؓ قال رأیت رسول اللہ ﷺ جالسا عند الرکن قال فرفع بصرہ الیٰ السماء فقال لعن اللہ الیھود ثلاثاً ان اللہ حرم الشحوم فباعوھا وأ کلوا اثما نھا وان اللہ اذا احرم علیٰ قوم اکل شئی حرم علیہ ثمنہ (ص ۱۳۷) ہاں جن لوگوں کی آمدنی مشتبہ اور مختلط الحلال والحرام غالب الحلال ہو مثلاً یہی لوگ کسبی، مے فروشی وسود خوار وغیرہم کوئی دوسرا پیشہ مباح مثل تجارت حلال یا اور کچھ بھی کرتے ہوں اس وقت ان کی نوکری اور اپنی چیز ان کے ہاتھ بشرطیکہ تنخواہ یا قیمت حلال مال میں سے دیں یا غیر مشتبہ غالب الحلال سے دیں نھا نا رسول اللہ ﷺ عن کسب الامۃ الاما عملت بیدھا وقال ھکذا نحو الخبز والغزل والنقش (ابوداؤد جلد ثانی ص ۱۳۰) وجہ یہ ہے کہ مشتبہ سے تحرز متعذر اور دشوار ہے پس بضرورت جائز ہے اور الضرورت تبیح المحظورات، ولا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا، اگر چہ خلاف تقویٰ ہے کہ۔ دع ما یریبک الیٰ مالا یریبک وھو الموفق ۱۳ محرم ۱۳۰۱ھ امداد الفتاویٰ (ج ۳، ص ۳۱۱، کتاب الاجارہ)

جب یہ ثبوت ہو جائے کہ شراب خانے کے مالک کی آمدنی کا صرف یہی ذریعہ ہے اور اسی حرام آمدنی سے وہ تنخواہ دیتا ہے اور شخص مذکور کا یہی ملازمت ہو اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہ ہو اور نہ اس کے پاس حلال رقم ہو کہ جس سے وہ دعوت کر رہا ہے تو پھر ایسے شخص کی دعوت قبول نہ کی جائے، حلال آمدنی کا کوئی اور ذریعہ ہو اور وہ آمدنی اس سے زیادہ ہے تو پھر دعوت قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ یہ یقین ہو کہ وہ حرام آمدنی سے نہیں کھلا رہا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اھدی الی رجل شیأ واضافہ ان کان غالب مالہ من الحلال فلا بأس الاان یعلم بانہ حرام فان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

كان الغالب هو الحرام يتبغي ان لا يقبل الهدية ولا ياكل الطعام الأان يخبره بأنه حلال ورثة اواستقرضة من رجل كذافي الينابيع (فتاویٰ عالمگیری ج۵،ص۳۴۳)

ایسے شخص کے ساتھ تعلق قائم رکھنے کا حکم:۔

اگر شخص مذکور سے تعلقات قائم رکھنے میں اس کی اصلاح کی امید ہو تو تعلقات بنیت اصلاح قائم رکھے جائیں؟ البتہ اگر بالکل مایوس ہو جائے تو زجراً و توبیخاً اس نیت سے کہ دوسروں کو بھی عبرت ہوگی اس سے تعلقات منقطع کرلیں۔ انشاء اللہ یہ بھی بغض فی اللہ میں داخل ہو کر باعث اجر ہوگا فقط (فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰،ص۳۴۳،۳۴۴)۔

۵۔ غیر مسلم ممالک میں اولاد کی تربیت کا مسئلہ:

جو مسلمان امریکہ اور یورپ وغیرہ جیسے غیر اسلامی ملک میں رہائش پذیر ہیں ان کی اولاد کا اس ماحول میں پرورش پانے میں اگرچہ کچھ فوائد بھی ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں بہت سی خرابیاں اور خطرات بھی ہیں خاص کر وہاں کے غیر مسلم یہود و نصاریٰ کی اولاد کے ساتھ میل جول کے نتیجے میں ان کی اخلاق و عادات اختیار کرنے کا قوی احتمال موجود ہے اور یہ احتمال اس وقت زیادہ قوی ہو جاتا ہے جب ان بچوں کے والدین ان کی اخلاقی نگرانی سے بے اعتنائی اور لاپروائی برتیں یا ان بچوں کے والدین میں سے کوئی ایک کا یا دونوں کا انتقال ہو چکا ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا خرابی کی وجہ ان غیر مسلم ممالک کی طرف ہجرت اور ان کی قومیت اختیار کرنے کے مسئلہ پر کچھ فرق واقع ہوگا؟ جبکہ دوسری طرف وہاں پر رہائش پذیر مسلمانوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہماری اولاد کو ان مسلم ممالک میں رہائش باقی رکھنے میں وہاں پر موجود کمیونسٹ اور لادینی جماعتوں کے ساتھ میل جول سے ان کے کافر ہونے کا خطرہ بھی لاحق ہے خاص کر اگر ان لادینی جماعتوں اور ان کے ملحدانہ افکار اور خیالات کی سرپرستی خود اسلامی حکومت کر رہی ہو۔ اور ان خیالات و افکار کو نصاب تعلیم میں داخل کر کے عوام کے ذہنوں کو خراب کر رہی ہو اور جو شخص ان خیالات کو قبول کرنے سے انکار کرے اس کو قید و بند کی سزا دے رہی ہو۔ ایسی صورت میں ایک اسلامی ملک میں رہائش اختیار کرنے سے ہماری اولاد کے عقائد خراب ہونے اور دین اسلام سے گمراہ ہونے کا احتمال اور قوی ہو جاتا ہے ان حالات کی وجہ سے مذکورہ بالا مسئلہ میں کوئی فرق واقع ہوگا یا نہیں؟

جواب: ایک غیر مسلم ملک میں مسلمان اولاد کی اصلاح و تربیت کا مسئلہ بہر حال ایک سنگین اور نازک مسئلہ ہے جن صورتوں میں وہاں رہائش اختیار کرنا مکروہ یا حرام ہے (جن کی تفصیل اس مضمون کے پہلی قسط میں گزر چکی ہے) ان صورتوں میں وہاں رہائش اختیار کرنے سے بالکل پرہیز کرنا چاہیئے۔ البتہ جن صورتوں میں وہاں رہائش اختیار کرنا درست ہے ان میں چونکہ وہاں رہائش اختیار کرنے پر ایک واقعی ضرورت داعی ہے۔ اس لئے اس صورت میں اس شخص کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دے اور جو مسلمان وہاں پر مقیم ہیں ان کو چاہیئے کہ وہاں ایسی تربیتی فضاء اور پاکیزہ ماحول قائم کریں جس میں آنے والے نئے مسلمان اپنے اور اپنی اولاد کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عقائد اور اعمال و اخلاق کی بہتر طور پر نگہداشت اور حفاظت کر سکیں (فقہی مقالات ج ۱ ص ۲۳۵، ۲۳۶)

ارشاد باری تعالیٰ ہے، یاایھاالذین امنو اقواانفسکم واھلیکم نارا الایہ سورۃ تحریم۔

ترجمہ:۔ اے ایمان والو بچاؤ اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ الخ۔ (انوار البیان ج ۹ ص ۳۶۶)

حدیث شریف میں ہے کہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر 69، درجہ زیادہ گرم ہے ایسی آگ سے بچنا اور اپنے گھر والوں کو بچانا عقل کے اعتبار سے بھی ضروری ہے اور یہ بچنا اس طرح ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمانی سے خود بھی بچے اور اپنے گھر والوں کو بھی بچائے انہیں دین کے احکام سکھائے اور ان پر عمل کرائے دنیا میں کھلانے پلانے کے لئے اپنے اہل وعیال کے لئے انتظام تو کرتے ہیں لیکن دوزخ کی آگ سے بچانے کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ اس میں عموماً غفلت برتی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم دیا کہ تم اپنی جانوں کو بھی اس آگ سے بچاؤ اور اپنے اہل وعیال کو بھی، اس میں فرائض، واجبات کا خود بھی اہتمام کرلے۔ اور اہل وعیال سے بھی عمل کرانے کا حکم آگیا اور گناہوں سے بچنے اور بچانے کا بھی بلکہ حلال کھانے اور کھلانے کا حکم بھی آگیا۔ اور اولاد کو حرام کھلانا دوزخ میں جانے اور لے جانے کا ذریعہ ہے (حوالہ بالا، ۳۶)

۱۔ احکام القرآن للجصاص میں اس آیت کے تحت علامہ ابوبکر جصاصؒ تحریر فرماتے ہیں:

وقال الحسن تعلمهم وتأمرهم و تنهاهم قال ابو بكر و هذ ايدل علىٰ ان علينا تعليم اولاد نا و اهلينا الدين والخير ومالا يستغنى عنه من الاداب وهو مثل قوله تعالىٰ وأمر اهلك بالصلوٰة واصطبر عليها (طٰه۔۱۳۲) ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے رہو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ونحو قوله تعالىٰ: وانذرعشير تك الاقربين) ترجمہ۔ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ وعن سالم عن ابيه عن النبی ﷺ قال النبی ﷺ مانحل والد و لده خير امن أدب حسن۔ ترجمہ: کسی باپ نے اپنے بیٹے کو عمدہ اور بہترین ادب سے زیادہ اچھا ہدیہ نہیں دیا۔ و حدثناعبد الباقی قال حدثنا الحضرمی قال حدثنا جبارة قال حدثنا محمد بن الفضل عن ابيه عن عطاء عن ابن عباس قال قال النبی ﷺ حق الولد علىٰ والده ان يحسن اسمه ويحسن أدبه آه (احكام القرآن ۵، ۳۶۵) ترجمہ: بچہ کا باپ پر حق یہ ہے کہ وہ اس کو اچھی تربیت دے اور اس کا اچھا نام رکھے۔

۲۔ اسی طرح تفسیر طبری میں علامہ ابوجعفر محمد بن جریر الطبری اس آیت کے تحت تحریر فرماتے ہیں

(قوله تعالىٰ (قوا انفسكم وأهليكم نارا وقودها لناس والحجارة) قال: علموهم، أدبوهم، حدثنا بشر، قال حدثنا يزيد، قال: ثنا سعيد، عن قتادة (قوا انفسكم وأهليكم ناراً وقودها الناس والحجارة) قال: ۔يقيهم أن يأمرهم بطاعة الله، وينهاهم عن معصية، وأن يقوم عليهم بأمر الله يأمرهم به ويساعدهم عليه، فاذا رأيت معصية عنهم (ردعتهم عنها، وزجر تهم عنها) تفسير الطبری: ع ۱، ۱۶۵، ۱٤٤)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اولاد کی دیکھ بھال اور تربیت کے اہتمام اور ان کے امور کی نگرانی کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک سے زیادہ مرتبہ حکم دیا اور بہت سے مرتبہ وصیت فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کی وصیتوں اور احکامات میں چند ذیل پیش کیے جاتے ہیں۔

ایک روایت میں حضور ﷺ سے منقول ہے (۱) الرجل راع فی اھلہ ومسئول عن رعیتہ۔ والمرأة راعیةفی بیت زوجھاو مسئولة عن رعیتھا" رواہ البخاری ومسلم" ترجمہ: مرد اپنے گھر کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

(۲) مرواالولاد کم بامتثال الاوامر واجتناب النواھی فذالك وقاية لھم من النار "رواہ ابن جریر" ترجمہ: اپنی اولاد کو شریعت کے احکامات پر عمل کرنے اور ممنوع چیزوں سے بچنے کا حکم دو۔ اس لئے کہ یہ ان کے لئے جھنم سے بچنے کا ذریعہ ہے

(۳) ادبوا اولادکم علیٰ ثلث خصال: حب نبیکم، وحب اھل بیتہ، و تلاوة القرآن، فان حملة القرآن فی ظل عرش اللّٰہ یوم لا ظل الا ظلہ، "رواہ الطبرانی" ترجمہ: اپنے بچوں کو تین باتیں سکھلاؤ: اپنے نبی ﷺ سے محبت، ان کے اہل بیت سے محبت، اور قرآن کریم کی تلاوت، اس لئے کہ قرآن کریم کے حاملین اس دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (اسلام اور تربیت اولاد مصنفہ شیخ عبداللہ ناصح علوان ترجمہ مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار ۱۵۰۱،۱۵۱)

۶۔ وہ عوامل جو اولاد کے تربیت، عقیدہ اور اخلاق میں انحراف کا ذریعہ بنتے ہیں۔

تربیت اولاد کے مناسبت سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سامنے معاشرہ کی کچھ حقیقی اور واقعی عوامل کی فہرست پیش کیا جائے جو بچے کے عقیدہ واخلاق میں انحراف کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اور ساتھ ہی آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اگر والدین اور سرپرستوں نے اپنی اولاد کی تربیت میں تساہل سے کام لیا تو عام طور سے ایسا ہوتا ہے کہ بچے کجی اور گمراہی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور کفر والحاد کی بنیادی باتوں کو اپنا لیتے ہیں۔

نوٹ: ان عوامل کے طرف پاکستان کے مسلمان بالعموم اور بیرون ملک غیر اسلامی ممالک میں مقیم مسلمانوں کے لئے بالخصوص متوجہ ہونا ضروری ہے

☆ جو والدین اپنے بچوں کو غیر مسلموں کے اسکولوں اور مشنری تعلیم گاہوں میں تعلیم حاصل کرنے بھیجتے ہیں۔ جہاں بچے عیسائی استاذوں سے تعلیم وتربیت حاصل کرتے ہیں۔ تو اس کا لازمی اثر یہ ہوتا ہے کہ بچہ کجی اور گمراہی پر بڑھتا پلتا ہے۔ اور کفر والحاد کی جانب آہستہ آہستہ راغب ہو جاتا ہے، بلکہ اس کے دل میں اسلام کی طرف سے نفرت اور دین اسلام سے بغض راسخ ہو جاتا ہے۔

☆ جو باپ اپنے بچے کی باگ دوڑ ایسے ملحد اساتذہ اور گندے مربیوں کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں جو ان بچوں کو کفر کی باتیں سکھاتے ہیں۔ اور ان کے دل میں گمراہی کے بیج بو دیتے ہیں۔ تو ظاہر بات ہے کہ بچہ الحادی تربیت اور خطرناک لادینی نظریات میں نشوونما پائیگا۔

☆ جو باپ اپنے بیٹے کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ جن ملحدوں اور مادہ پرستوں کی کتابوں کا چاہے مطالعہ کرلے، اور عیسائیوں اور استعمار پسندوں نے اسلام پر جو اعتراضات کیے ہیں ان میں سے جس کا چاہے مطالعہ کرے تو ظاہر ہے کہ ایسا بچہ اپنے دین وعقیدہ کے بارے میں شک میں پڑ جائے گا، اور اپنی تاریخ اور بزرگوں کا مذاق اڑائے گا اور اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف جنگ کرے گا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

☆جو باپ بھی اپنے بیٹے کو کھلی چھٹی دے دے گا۔ اور اسے بالکل آزاد چھوڑ دے گا تا کہ وہ جس گمراہ اور کج رو اور باطل پرست سے چاہے میل جول رکھے اور گمراہ خیالات اور درآمد شدہ غیر اسلامی افکار میں سے جس رائے اور خیال کو اپنائے۔ تو ظاہر بات ہے کہ بچہ لازمی طور سے تمام دینی اقدار اور ان اخلاقی بنیادی قواعد کا مذاق اڑائے گا جنہیں دین اسلام اور شریعتوں نے پیش کیا ہے۔

☆جو باپ اپنے بیٹے کو یہ مواقع فراہم کرے گا کہ وہ جن ملحدانہ وکافرانہ ذہن رکھنے والی جماعتوں اور لادینی علمانی تنظیموں کے ساتھ منسلک ہونا چاہے ہو جائے۔ اور ایسی جماعتوں سے وابستہ ہو جائے جن کا اسلام سے عقیدہ وافکار اور تاریخ کسی لحاظ سے بھی جوڑ نہیں ہے۔ تو بلاشبہ بچہ گمراہ کن عقائد اور کافرانہ وملحدانہ باتوں میں بڑھے پلے گا بلکہ وہ درحقیقت ادیان ومذاہب اور دینی واخلاقی اقدار اور مقدسات کا کھلا دشمن ہوگا۔

☆ولیس النبت ینبت فی جنان — مثل النبت ینبت فی لفلاۃ

اس گھاس کی طرح جو کہ جنگلوں میں اگا کرتی ہے — اور نہیں ہے وہ گھاس جو کہ باغوں میں اگتی ہے

☆وھل یرجی لأطفال کمال — اذاارتضعوا ثدی الناقصات

اور کیا ان بچوں سے کسی کمال کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔ — جنہوں نے ناقص عورتوں کا دودھ پیا ہو

ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید

اسلام اور تربیت اولاد ۱/۱۶۸/۱۶۹

مصنفہ شیخ عبداللہ ناصح علوان اردو ترجمہ وتحقیق

نرخنامہ برائے اشتہارات

بین الاقوامی معیار کا تحقیقی سہ ماہی مجلّہ

''المباحث الاسلامیہ (اردو)''

Ret List for Advertisement

Quarterly International Magazine ALMABAHIS -AL -ISLAMIA

(1) آخر صفحہ رنگین........4000 روپے	(2) اندورن آخر صفحہ رنگین.......3000 روپے
(3) اندرون صفحہ اول رنگین........3,000 روپے	(4) مکمل صفحہ سادہ.........1500 روپے
(5) آدھا صفحہ سادہ........1000 روپے	(6) ایک تہائی صفحہ سادہ.......500 روپے

یہ پاکستان اور دنیا بھر کے لائبریریوں کا واحد منتخب اسلامی تحقیقی مجلّہ ہے۔

اپنے کاروبار کی تشہیر کے لئے سہ ماہی مجلّہ ''المباحث الاسلامیہ (اردو)'' میں اشتہار دے کر ہم خرما وہم ثواب کے مصداق بنیں۔

برائے رابطہ: دفتر جدید فقہی تحقیقات، جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں فون: 0928-331353، فیکس: 331355،

ای میل almarkzulislami@maktoob.com

© rasailojaraid.com